ڈاکٹر عبدالستار ملک☆

اردو مشابہ الصوت حروف اور اردو اعراب کا جواز

The Justification of **Urdu Letters with Similar Sounds and** Diacritics

ABSTRACT

Although Urdu script is derived from the Arabic script. But Urdu differs from Arabic in its nature and unlike Arabic, some sounds are pronounced like each other. Due to that some experts object to Urdu script and suggest the removal of letters with similar sounds. But the removal of these letters can create many complexities and difficulties which cannot be resolved.These eight specific sounds of Urdu are common to Pakistani languages such as Punjabi, Sindhi, Pashto, Balochi, Kashmiri, and other local languages. How is it possible to exclude these letters from all languages? These sounds are the valuable capital of world languages like Persian and Arabic. With this collaboration, Urdu emerges as a great global and scientific language. By removing these letters, Urdu will suffer a great loss in terms of knowledge. There will be an encounter, which cannot be compensated. In short, this change is not feasible in context with Urdu historical background and present linguistic geographical condition.

. The Urdu script is non- diacritical in its nature and diacritics in Urdu are not arranged in the same way as in Arabic. However, it is necessary to organize the essential diacritics in the basic textbooks. This article argues and analyses the situation.

Key words: Sounds of Arabic Letters, Objections to Similar Sound Letters, Urdu Script, Orthographic Committee NLA, Orthographic Committee UDB, India

اُردو رسم الخط اپنی اصل کے اعتبار سے عربی رسم الخط سے ماخوذ ہے لیکن اُردو اپنے مزاج کے اعتبار سے عربی سے مختلف ہے۔ اس بنا پر

☆لیکچرار، شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد ای میل:Abdul.sattar@aiou.edu.pk

چند آوازیں اس طرح ادا نہیں ہوتیں جیسے عربی میں ہیں اور اہل اُردو انھیں ایک دوسرے کے ساتھ ملتی جلتی آوازوں میں ادا کرتے ہیں۔ اس بنیاد پر کچھ ماہرین نے ان مشابہ آوازوں والے حروف کو خارج کرنے کا مشورہ دیا۔ ان تجاویز کی بازگشت اب بھی گاہے گاہے سنائی دیتی ہے لیکن ان مشابہ آوازوں کے حروف کو نکالنے سے ایسی بہت سی مشکلات اور پیچیدگیاں درپیش ہیں جن کا ازالہ ممکن نہیں۔ اس کے ساتھ اردو سرمائے کا تاریخی پس منظر اور لسانی جغرافیہ بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔

اُردو رسم الخط پر ایک بڑا اعتراض یہ ہے کہ اِس میں ایک آواز کے لیے کئی کئی حروف ہیں۔ اِن ہم صوت حروف کی وجہ سے املا میں سخت دشواری پیدا ہوتی ہے۔ اِس لیے اُردو تحریر کو زیادہ آسان بنانے کے خیال سے بعض ماہرین یہ تجویز کرتے ہیں کہ " ث ، ح ، ذ ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع" آٹھ حروف اُردو حرفِ تہجی سے خارج کر دیے جائیں۔ بقول ڈاکٹر ابو محمد سحر:

> "اُردو حرفِ تہجی میں اہل اُردو کے عام تلفظ کے مطابق کئی حروف ہم صوت ہیں۔ اِن کو مندرجہ ذیل گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
>
> ۱۔ الف ، ع ، ء　　۲۔ت ، ط　　۳۔ث ، س ، ص
>
> ۴۔ح ، ہ　　۵۔ذ ، ز ، ض ، ظ
>
> یوں یہ سبھی حروف عربی الاصل ہیں۔ لیکن اِن میں ع ، ط ، ث ، ص ، ح ، ذ ، ض اور ظ کو اِس لحاظ سے الگ سمجھنا چاہیے کہ اِن کا امتیازی تلفظ اہلِ عرب کے ساتھ مخصوص ہے۔"(۱)

معترضین اِنھی ہم صوف حروف سے بہت الجھن محسوس کرتے ہیں۔ اہلِ فارس اگرچہ عربی حروف کے تلفظ پر قدرت نہیں رکھتے تھے لیکن انھوں نے عربی رسم الخط کو اِن حروف سمیت اپنایا۔

اگرچہ ماہرین نے اِن حروف کے دفاع میں متعدد دلائل دیے ہیں تاہم اِس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اِن مشابہ الصوت حروف سے املا میں دشواریاں پیدا ہوتی ہیں اور محض تلفظ اور آواز پہ بھروسہ کرکے املا اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ انیسویں صدی کی ابتدا سے انگریز علما نے اس موضوع پر خامہ فرسائی شروع کردی تھی، جس کے پس منظر میں ہندوستانی زبانوں کے لیے رومن رسم الخط رائج کرنے کی منصوبہ بندی تھی۔ پروفیسر مونیر ولیمز نے اُردو رسم الخط کی دشواریوں کا ذکر کرتے ہوئے ۱۹۵۸ء میں لکھا تھا": ذ ز ، ض ، ظ ایک آواز کو ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ آوازوں کی نمائندگی دو یا تین حروف سے ہوتی ہے۔(۲) سب سے پہلے مولوی نذیر احمد نے مشابہ الصوت صوت حروف کو ایک بڑی دشواری قرار دیا تھا، لیکن اِن کے نزدیک اِس کا حل صرف استعدادِ علمی میں مضمر تھا۔(۳)

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے ۱۹۲۳ء میں ع ، ط ، ث ، ح ، ص ، ذ ، ض اور ظ کو بے ضرورت قرار دیا تھا لیکن اِس خیال سے ان کو لکھنے میں تکلف ہوتا ہے اور پڑھنے میں دقت نہیں ہوتی، اس وقت کوئی اصلاح تجویز نہیں کی تھی۔(۴) وحیدالدین سلیم پانی پتی بھی اِن حروف کو نکالنے کے حق میں تھے۔(۵)سید سلیمان ندوی نے بھی ہندوستانی اکیڈمی کی پانچویں اُردو کانفرنس بمقام لکھنؤ منعقدہ ۱۶جنوری ۱۹۳۷ء اپنے خطبۂ صدارت میں الفاظ کے آخر کے" عین "کو حذف کرنے کی سفارش کی تھی۔(۶) مشابہ الصوت حروف پر سخت معترض ایک اور شخصیت ڈاکٹر جعفر حسن کی تھی۔(۷)انجمن ترقی اُردو ہند نے جنوری ۱۹۴۴ء کے اجلاس میں ہم صوت حروف کے متعلق یہ فیصلہ دیا:

"عربی کے ہم آواز حروف جن کی تین اورچار شکلیں ہوتی ہیں اُن کو اُردو تحریر میں گھٹا کر صرف دو شکلوں پر اکتفا کرنا جائز قرار دیاجائے۔ یعنی ث ، س ، ص میں سے ص کو اور ز ، ذ ، ض ، ظ میں سے ض اور ز کو حذف کردیاجائے یا جو لوگ ان کی بجائے س اور ذ ، ظ سے کام لیں ،اُن پر حرف گیری نہ کی جائے۔ ایسے حروف کی باقی تین قسمیں یعنی (ا ، ع ، ت ، ط اور ح ، ہ)بدستور رہیں گی۔"(۸)

ڈاکٹر مسعود حسین خاں نے مشابہ الصوت حروف پر سخت تنقید کی:

"مصمتوں کے سلسلے میں زائد حروف کا ذکر بھی ضروری ہے جو عربی سے لیے گئے ہیں اور ہمارے حروفِ تہجی اور نظام درس کے لیے پیرِ تسمہ پا بنے ہوئے ہیں۔میری مراد ذ ، ض ، ط ، ظ ، ث ، ص ، ح وغیرہ سے ہے۔صوتی نقطہ نظر سے یہ سب مردہ لاشیں ہیں جسے اُردو رسم خط اٹھائے ہوئے ہے۔(۹)

ڈاکٹر گیان چند بھیڈاکٹر مسعود حسین خاں سے متفق نظر آتے ہیں۔(۱۰)یہ اعتراض کہ اِن آٹھ حروف کی آوازیں دوسرے حروف میں موجود ہیں ،درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِن میں سے ہر حرف ایک مخصوص آواز کی علامت ہے،جو کسی دوسرے حرف سے ظاہر نہیں ہوسکتی۔ اِن حرفوں کی مخصوص آوازوں کو مشق، محنت اور توجہ سے ادا بھی کیاجاسکتا ہےلیکن بالعموم اہلِ اُردو ایسا نہیں کرتے ۔ اُردو نظام تہجی میں یہ مخصوص عربی حروف و اصوات جنھیں کبھی بدیسی اور کبھی صوتیاتی لحاظ سے دوہری آواز کے حامل اور ہم صوت حروف کہاجاتا ہے۔ راقم کے خیال میں اِن کو زیادہ سے زیادہ قریب المخرج اور مشابہ الصوت کہناچاہیے۔ اگر بفرضِ محال ہم اِن کو ہم صوت ہی تسلیم کر لیں تو کیا باقی زبانیں اِس خامی سے مبرا اور اِس عیب سے پاک ہیں؟اگر ایسا نہیں تو پھر اِن حروف کے خارج کرنے کے لیے دلائل دینا اور بحث ومباحثہ کرنا ایک سعیٔ نامشکور کے سوا کچھ نہیں اور وہ قوت اور توانائیاں جو ہم اُردو رسم الخط کے چہرۂ زیبا کو سنوارنے اور اِس کا حسن نکھارنے میں صرف کرسکتے ہیں، وہ اِس بحثِ عبث میں ضائع ہورہی ہیں۔

بہت سے ماہرین نے اِن کو برقرار رکھنے اور اِن کے دفاع میں دلائل دیے ہیں۔اِن میں سب سے موثر اور سب سے مدلل دفاع سید مسعو دحسن رضوی ادیب نے کیا:

> عربی اور فارسی اپنی لفظی ذخیرو ں، اشتقاقی اور ترکیبی خصوصیتوں اور دوسری لسانی خوبیوں کی بدولت دنیا کی عظیم ترین زبانوں میں ہیں ۔اُن سے قطعِ تعلق کرنا، اُردو کی رگِ حیات قطع کرنے کے برابر ہے۔ جس چشمے سے وہ ہمیشہ سیراب ہوتی رہی ہے،اِس کو بند کرنا اِس کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا ہے ۔(۱۱)

> ڈاکٹر شوکت سبزواری ان مشابہ آوازوں کو صوتیے(Phonemes) قرار دیتے ہیں ۔(۱۲)

ڈاکٹر عبدالستار دلوی بھی اِن حروف کو خارج کرنے کے حامی نہیں تھے۔(۱۳)پروفیسر آل احمد سرور اورڈاکٹر عصمت جاوید جیسے متعدد ماہرین زبان وادب نے اِن حروف کا دفاع کیا ہے۔ڈاکٹر ابواللیث صدیقی مشابہ الصوت حروف کے لیے ہم صوت کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "اگر ہم صوتیوں کا فرق تحریر میں نظر انداز کردیاجائے تو معنی کے تعین میں چند دقتیں پیش آئیں گی۔ مثلاً ۱۔ (ہم آواز الفاظ) ۔۔۔ایک ہی شکل ہوتو معنی کاتعین کیسے ہوگا۔
> ۲۔ الفاظ کی اصل کاتعین مشکل ہوجائے گا ۔ ۳۔ اگربہ فرض ہم اپنااملا بدل دیں تو پرانی دستاویزات، قلمی اور مطبوعہ کے پڑھنے میں دقت ہوگی۔ ۴۔ اس املا کی وجہ سے ہم عربی اورفارسی سیکھنے میں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔"(۱۴)

ڈاکٹر گوپی چند کے نزدیک ان حروف کوخارج کرنے سے اردو کے قدیم علمی سرمائے سے استفادہ کرنا بھی مشکل ہوجائے گا، نیز اُردو لغات کی تمام کتابوں کو دوبارہ تیار کرانا ہوگا۔(۱۵)پروفیسر سید محمد سلیم کے مطابق اردوزبان میں چونکہ ایک تہائی سے سے زیادہ الفاظ عربی اور فارسی زبانوں سے مستعارہیں،اس لیے اردو کی علمی ضرورت کے لیے عربی فارسی الفاظ کی موجودگی لازم ہے۔(۱۶)
نعیم خیالی نے انگریزی ،فرانسیسی، جرمن، سپینی اور روسی زبانوں کے تشابہ الاصوت حروف کے ساتھ موازنہ کرنے کے بعد یہ نتائج اخذ کیے :

اُردو میں ہم آوازوں کے ۵ گروہ کے کل ۱۳ حروف ہیں۔

۱۔انگلش= ۱۲/= ۳۶/= ۲۔فرنچ= ۸/= ۳۱/=

۳۔جرمن=	۱۱/=	۲۷/=		۴۔اسپینی=	۹/=	۲۱/=	
۵۔روسی=	۱۰/=	۲۱/=		۶۔ناگری ہندی=	۶/=	۱۳/=	

۷۔انٹر نیشنل فونے ٹک سمبل تقریباً اُردو کے ہر گروہ کے بیشتر حروف کے مطابقت میں کم وبیش پائے جاتے ہیں۔ یہ نقشہ واضح طور پر بتارہا ہے کہ ہم آواز یا مشابہ الصوت حروف کی سب سے کم تعداد اسپینی اور اُردو میں ہے۔ اس کے باوجود کل ۶ گروہ کے مجملہ ۱۳/ کے آٹھ حروف گردن زدنی کہے جاتے ہیں۔(۱۷)

مشابہ الصوت حروف کا فائدہ یہ ہے کہ یہ اصل کا پتہ دیتے ہیں اور معنی تک رسائی ممکن ہوتی ہے ۔یہ حروف اپنے متعلقہ الفاظ میں مخصوص معانی کا ابلاغ کرتے ہیں ،جس سے اِن کے خاندان اور اشتقاق تک پہنچنا آسان ہوتا ہے ۔

اِن حروف کے خارج کرنے سے اُردو ادب مہملات کا ذخیرہ بن جائے گا۔ یہ آوازیں فارسی وعربی جیسی عالمی زبانوں کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اِس اشتراک سے اُردوایک گراں مایہ عالمی اورعلمی زبان کی حیثیت اختیار کرلیتی ہے ۔اِن حروف کو نکال دینے سے اُردو کو علمی لحاظ سے ایک بڑے خسارے کا سامنا ہوگا،جس کی تلافی ممکن نہیں۔سیکڑوں سال کا ذخیرہ اُردو خوان طبقے کے لیے آثارِ قدیمہ ہوکررہ جائے گا ۔مختصر یہ کہ پہلے سے دستیاب سارے علمی ،ادبی ذخیرے کو دریا بُرد کرکے نئے سرمایہ زبان وادب کی بنیاد رکھنا پڑے گی۔

ڈاکٹرابو محمد سحر نے بجاطور پر اس قضیے کو دفن کرنے کی سفارش کی :

"بعض اہل اُردو کو ان حروف کی اصلاح کوشدت سے دہراتے ہوئے کم وبیش نصف صدی ہوگئی لیکن یہ" مردہ لاشیں "ٹس سے مس نہیں ہوئیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ ایک مسئلے کو بار بار اٹھانے کے لیے آخرکتنا وقت دیاجاسکتا ہے۔ یوں دیکھیے تو ان حروف کو سپردِ خاک کرنے کی بجائے ان کو سپردِ خاک کرنے کی تجویز کوہمیشہ کے لیے دفن کردینا چاہیے۔"(۱۸)

دوسرااہم مسئلہ بنیادی نصابات میں ضروری اعراب کاعدم اہتمام ہے۔اعراب کے لغوی معنی ہیں ظاہر کرن(۱۹)کے ہیں جو ان کی اہمیت پر دال ہیں۔رسم الخط میں ایک حد تک اِن کااہتمام درست قرأت اور تلفظ کی تصحیح کے لیے ضروری ہے۔

اُردواعراب کے استعمال اور اِن کی معیار بندی کے لیے مختلف حلقوں کی طرف سے تجاویز پیش کی جاتی رہی ہیں مثلاً فورٹ ولیم کالج میں جان گل کرسٹ نے رسم الخط و اعراب کے نئے قاعدے مرتب کیے اوراُنھیں ایک رسالے کی صورت میں حرفوں کے نقشے کے ساتھ شائع کیا۔یہ رسالہ اب نایاب ہے تاہم فورٹ ولیم کالج کی دو کتابوں" بلاغِ اُردو) "۱۸۰۲ (اور حفیظ الدین کی"خرد افروز "جلد دوم میں اِس کاخلاصہ شائع ہواتھا۔(۲۰)برج موہن پنڈت دتاتریہ کیفی نے "کیفیہ "میں سرشتہ تعلیم پنجاب، حکومتِ دہلی ۱۸۷۶ء کے اعراب کی تفصیل دی ہے ۔(۲۱)مولوی عبدالرحمن نے پنجاب ریویو ،ستمبر ۱۹۱۰ء میں سترہ حرکات قرار دیں۔(۲۲)مولوی عبدالحق نے" قواعدِ اُردو"(۲۳)رشید حسن خاں نے" اُردو املا"(۲۴)اور ڈاکٹر غلام مصطفی خاں نے"جامع القواعد"(۲۵)میں اعراب پر بحث کی ہے۔انجمن ترقی اُردو کی کمیٹی(۱۹۲۲ء۔۱۹۲۳ء)میں اُردو رسم الخط میں اصلاح کے عنوان سے ڈاکٹرعبدالستار صدیقی نے اُردو اعراب کے بارے میں تجاویز پیش کیں جو اُردو اکتوبر ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئیں۔(۲۶)دارالترجمہ حیدر آباد نے بھی اُردو اعراب کی تجاویز مرتب کیں۔(۲۷)مولوی غلام رسول نے اپنی تصنیف اُردو املا (۱۹۶۰)(۲۸)اور عبدالغفار مدہولی نے اُردو املا کاآسان طریقہ (۱۹۶۳ء)،(۲۹)میں اعراب کی تجاویز پیش کیں۔اُردوانسائیکلوپیڈیاآف اسلام(۳۰)اُردو لغت بورڈ(۳۱)اور فرہنگِ تلفظ(۳۲)میں شان الحق حقی نے بھی مستعمل اُردو اعراب کی تفصیل بیان کی۔ڈاکٹر جمیل جالبی(۳۳)، ڈاکٹر فرمان فتح پوری(۳۴)جیسے متعدد ماہرین نے اعراب پر تبصرہ کیا۔بہت سی اُردو اعراب کی علامات کو قبلِ عام حاصل نہ ہوسکا۔ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد(۳۵)اورترقی اُردو بورڈ ہند(۳۶)نے بھی سفارشاتِ اعراب وعلامات پیش کیں۔

بہت سے ماہرین نے اعراب کی کمی کو حفِ تنقید بنایا اوراِس خامی کودور کرنے کے لیے نئی اصلاحات اور علامات تجویز کیں ۔ اِس کے برعکس کفایتِ اعراب کے دفاع میں بھی بہت کچھ لکھا گیا۔

پروفیسر طاہر فاروقی رقم طراز ہیں" :اعراب کاالفاظ کے ڈھانچے میں شامل نہ ہونا، الف ممدودہ اور تشدید کااستعمال اُردو الفاظ کو آسان بھی کردیتاہے اور مختصر بھی، جو ضرورت زمانہ کے لیے از بس مناسب ہے۔ "(۳۷)ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی رائے میں :

> "اُردورسم الخط کفایت حرفی کی اچھی مثال پیش کرتا ہے۔ ۔۔ہم بجائے اعراب کے عموماً اعراب کے صفریہ تصور(Zero Concept)سے کام لیتے ہیں اور عام طور پر چلن کی بنا پر ہمیں لفظ کے صحیح تلفظ میں دقت نہیں ہوتی۔ یہی وہ خوبی ہے جو اُرد ورسم الخط کو مختصر نویسی کے قریب لے آتی ہے۔"(۳۸)

یہ درست ہے کہ اردو میں اعراب نگاری امرِ اختیاری ہے ۔مسئلہ یہ نہیں کہ اعراب کے لیے علامات مفقود ہیں بلکہ کفایت کے پیشِ نظر اِن کااستعمال نہیں ہوتا۔اُردو میں تین اعراب زبر زیر پیش اور اِن سے متعلق چار حرفِ علت ا و ی ے سے سارا کام خوش اسلوبی سے انجام پاجاتا ہے ۔اُردو نے عربی سے تنوین اور تشدید لیے جو ضرورت کے وقت مستعمل ہیں ۔اِس سے رسمِ خط

میں اختصار کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔اِس کے برعکس انگریزی میں حرفِ علت رسمِ خط کا جزو لازم ہیں اور ہندی کی ماترائیں بھی ناگری رسم الخط کا لازمی عنصر ہیں، جس سے خط میں پیچید گی پیدا ہوتی ہے ۔

روزمرہ کی تحریروں میں اعراب کی ضرورت نہیں پڑتی ،تاہم چند صورتیں ایسی ہیں جہاں اعراب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں اوران کااستعمال ایک خاص سطح اور مناسب حد تک لازم ہے۔ مثلاً مبتدیوں اور غیر ملکیوں کے لیے ، ابتدائی درجے کی درسی کتب اور لغات میں، تلفظ کی صراحت کے لیے ایسے ہم شکل الفاظ جن میں ابہام اور التباس کا خطرہ ہو۔

عموماً بچے اردو سبق کی قرات کے دوران اِس،اس اور اِن،ان جیسے الفاظ کو غلط تلفظ میں ادا کرتے ہیں۔اس کی بنیادی وجہ ابتدائی کتابوں میں ضروری حرکات وسکنات کا نہ ہونا ہے۔

یہاں ایک واقعہ کا ذکر باعثِ دلچسپی ہو گا،جو تھوڑی کمی بیشی کے ساتھ دورانِ مطالعہ میرے حافظے میں محفوظ رہ گیا۔لاہور میں نصابی کتابوں سے متعلق اجلاس میں ڈاکٹر سید عبد اللہ نے ابتدائی درسی کتابوں پر ضروری اعراب لگانے کی سفارش کی۔ سیکرٹری تعلیم اس تجویز سے متفق نہ تھے۔ردّ عمل میں کہا کہ ڈاکٹر صاحب! ہم نے بغیر اعراب کے کتابیں پڑھیں۔ دیکھ لیجیے ہم یہ الفاظ مَن وعَن پڑھ لیتے ہیں۔ڈاکٹر سید عبد اللہ نے برجستہ جواب دیا۔ سیکرٹری صاحب! یہی تو میں کہتاہوں کہ اگر آپ نے ابتدائی درسی کتابیں ضروری اعراب کے ساتھ پڑھی ہوتیں تو آپ مَن وعَن نہ پڑھ رہے ہوتے۔

راقم کی رائے میں بنیادی درسی کتابوں میں ضروری اعراب (جہاں التباس کا خطرہ ہو) کا اہتمام لازم ہے۔جب دو مصمتے متصل ہوتے ہیں تو عموماً قاری دوسرے مصمتے کو متحرک بنالیتا ہے۔اِس لیے درست تلفظ کی طرف رہنمائی کی خاطر ابتدائی درجے کی کتابوں میں ایسے الفاظ پر بھی اعراب ضروری ہیں ۔ اسی طرح ایسے ہم شکل الفاظ جن میں ابہام اور التباس کا خطرہ ہو ۔مثلاًاِس، اُس، اِدھر، اُدھر، عِلم، عَلم، کِھِل ، کھُل ، مِیل، مَیل وغیرہ میں اعراب لگاناضروری ہے۔تشدید اور تنوین کی علامت کے بغیر تلفظ ادا ہو ہی نہیں سکتا۔اس لیےلازم ہے کہ دورانِ تدریس طلبہ کو زبر، زیر، پیش ساکن، موقوف، تشدید، تنوین، نون غنہ، واؤمعدولہ، یائے معدولہ اوراساسی مصوتوں سے روشناس کرایا جائے۔

حوالہ جات

ا۔ابو محمد سحر،ڈاکٹر، اُردو رسم الخط اور املا: ایک محاکمہ (بھوپال :مکتبہ ادب ، ۱۹۹۹ء) ص۲۸

۲۔ بحوالہ ابو محمد سحر ،ص۶۷

۳۔ ابو محمد سحر ،ص۶۸

۴۔ عبدالستار صدیقی، ڈاکٹر،اُردو رسم الخط میں اصلاح(کراچی: مطبوعہ اُردو ،اکتوبر ۱۹۲۳ء) ص۵۸۲۔۵۸۳

۵۔ ہندوستان کی عام زبان ،افاداتِ سلیم، از وحیدالدین سلیم پانی پتی (سید اشرف حیدرآبادی) ص۳۱

۶۔ نقوشِ سلیمانی از سید سلیمان ندوی) (اعظم گڑھ: معارف پریس طبع سوم ۱۹۸۰ء) ص۹۲

۷۔ ابو محمد سحر،ڈاکٹر، اُردو رسم الخط اور املا: ایک محاکمہ، ص۷۰

۸۔ رپورٹ تیسری کل ہند انجمن ترقی اُردو کانفرنس(ناگپور : ۱۹، ۲۱،۲۰ جنوری،۱۹۴۴ء) ص۱۲۷۔۱۲۸

۹۔ مسعود حسین خان ، ڈاکٹر ، اُردو صوتیات کا خاکہ مشمولہ اُردو میں لسانیاتی تحقیق مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار دلوی (بمبئی:کوکل اینڈ کمپنی اورینٹل بک سیلرس اینڈ پبلشرز ، ۱۹۷۱ء) ص۹

۱۰۔ گیان چند ،ڈاکٹر، لسانی مطالعے (دہلی :ترقی اُردو بورڈ ، مرکزی وزاتِ تعلیم ، حکومتِ ہند ، ۱۹۷۳ء)ص ۱۴۷

۱۱۔ سید مسعود حسن رضوی ادیب، اُردو زبان اور اُس کا رسم الخط،خطبۂ صدارت آل انڈیا اورینٹل کانفرنس ناگپور منعقدہ۱۹تا ۲۱اکتوبر ۱۹۴۶ء (لکھنؤیونیورسٹی:۲۱جون ۱۹۴۸ء) ص۲۱

، شعبۂ اُردو کے بعنوان اُردو زبان اور اُس کا رسم الخط(مطبوعہ ۱۹۴۸ء)میں

۱۲۔ شوکت سبزواری ،ڈاکٹر، اُردو لسانیات (کراچی:مکتبہ تخلیقِ ادب، ۱۹۶۶ء) ص۸۴

۱۳۔ عبدالستار دلوی، ڈاکٹر(مرتب) ،اُردو میں لسانیاتی تحقیق (بمبئی :کوکل اینڈ کمپنی اورینٹل بک سیلرس اینڈ پبلشرز ، ۱۹۷۱ء) ص۲

۱۴۔ ابو اللیث صدیقی ،ڈاکٹر ،ادب ولسانیات (کراچی:اُردو اکیڈمی سندھ ، ۱۹۷۰ء) ص۳۴۷۔۳۴۸

۱۵۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، اُردو زبان اور لسانیات (لاہور:سنگ پبلی کیشنز ، ۲۰۰۷ء) ص۱۳۰۔۱۳۱

۱۶۔ سید محمد سلیم، پروفیسر،اُردو رسم الخط کی جامعیت، مشمولہ منتخباتِ اُردو نامہ،جلد اول، مرتبہ ڈاکٹر معین الدین عقیل (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان ، ۱۹۸۸ء) ص۲۵۳

۱۷۔ محمد نعیم خیالی، اُردو کی بین الاقوامی حیثیت (قاضی پورہ، بہرائچ، یو۔پی ہند :ادارہ لسانیات ،۱۹۸۲ء) ص۲۳۷۔۲۳۸

۱۸۔ ابو محمد سحر،ڈاکٹر، اُردورسم الخط اور املا: ایک محاکمہ ،ص۹۱۔۹۲

۱۹۔ وحید الزماں ،قاسمی کیرانوی،مولانا،القاموس الوحید (لاہور: ادارہ اسلامیات ، ۲۰۰۱ء)ص۱۰۶۲

۲۰۔ حفیظ الدین،گلکرسٹ کا مضمون طریقِ املا،مشمولہ ، ،اُردو املا ورموزِ اوقاف مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی (اسلام آباد :مقتدرہ قومی زبان ،۱۹۸۶ء) ص۲۳۹۔۲۴۱

۲۱۔ برج موہن پنڈت دتاتریہ کیفی ، کیفیہ (لاہور: مکتبہ معین الادب اردو بازار ،۱۹۵۰ء)ص۳۴۶۔۳۴۸

۲۲۔ عبدالرحمن ،مولوی بحوالہ ابو محمد سحر، ڈاکٹر، اُردو رسم الخط اور املا:ایک محاکمہ(بھوپال نگر: مکتبہ ادب ،۱۹۹۹ء)ص۱۵۲۔۱۵۷

۲۳۔ عبدالحق، مولوی ، قواعد اُردو (لاہور: لاہور اکیڈمی ،س ن)ص۳۰۔۳۶

۲۴۔ رشید حسن خاں ،اُردو املا(لاہور: مجلس ترقی ادب ، ۲۰۰۷ء)ص ۵۱۴۔۵۴۵

۲۵۔ غلام مصطفی خان، ڈاکٹر، جامع القواعد حصہ نحو (لا ہور: اردو سائنس بورڈ ،۲۰۰۳ء)ص۱۸۰

۲۶۔ عبدالستارصدیقی ،ڈاکٹر اُردو رسم خط میں اصلاح، مشمولہ اُرد ورسم الخط:انتخاب مقالات مرتبہ شیما مجید(اسلام آباد :مقتدرہ قومی زبان ، 1989ء)ص۱۹۳۔۲۰۰

۲۷۔ عبدالستارصدیقی،ڈاکٹر،اُردو اعراب پردارالترجمہ حیدرآباد کی تجاویز،مشمولہ اُردو املا ورموزِ اوقاف مرتبہ ڈ اکٹر گوہر نوشاہی (اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان) ص۲۵۱۔۲۶۲

۲۸۔ غلام رسول،مولوی، اُردو املا، سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اردو شمارہ ۲۶۷(چار کمان حیدر آباد: نیشنل فائن پرنٹنگ پریس،۱۹۶۰ء)ص۱۰۔۱۲

۲۹۔ عبدالغفار مدھولی،اُردواملا کاآسان طریقہ(نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ ، ۱۹۶۳ء) ص۲۱۔۲۵

۳۰۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر ،اُردو انسائیکلو پیڈیا اوراسلام کے فیصلے، مشمولہ اُردو املا و رموزِ اوقاف، مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی،ص۲۹۰

۳۱۔ رئیس امروہوی ،مدیرِ اول (اُردو لغت تاریخی اصول پر)جلد اول (کراچی: ترقی اُردو بورڈ ، ۱۹۷۷ء)ص ص

۳۲۔ شان الحق حقی،فرہنگِ تلفظ(اسلام آباد :مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۲ء)ص ق

۳۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، اُردو میں اعراب کا مسئلہ، مطبوعہ ماہنامہ اخبار اُردو(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان ، اپریل۱۹۸۹ء) ص ۱۱

۳۴۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر،اُردو میں اعراب کا مسئلہ) نقد ونظر سلسلہ وار بحث ،مطبوعہ ماہنامہ اخبارِ اُردو (اسلام آ باد: مقتدرہ قومی زبان ،اپریل ۱۹۸۹ء)ص۷۔۹

۳۵۔ اعجاز راہی)مرتب(،سفارشاتِ املا و رموزِ اوقاف، مطبوعہ ماہنامہ اخبارِ اُردو (اسلام آ باد: مقتدرہ قومی زبان ،مارچ ۱۹۹۹ء)ص۹

۳۶۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر)مرتب(،املا نامہ) سفارشات املا کمیٹی ،ترقی اُردو بورڈ ہند(قلند ر آباد ایبٹ آباد: سرحد اردو اکیڈمی ،۱۹۹۲ء)ص۹۸۔۱۰۱

۳۷۔ طاہر فاروقی، پروفیسر، ہماری زبان۔ مباحث ومسائل(کراچی: انجمن ترقی اُردو پاکستان، ۱۹۹۶ء) ص۸۲

۳۸۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، اُردو زبان اور لسانیات،ص۱۲۸

References:

1. Abu Muhammad Sahar, Dr., Urdu Script and Spelling: A Trial (Bhopal: Maktaba Adab, 1999) p.28

2. According to Abu Muhammad Sahar, p. 67

3. Abu Muhammad Sahar, p. 683

4. Abdul Starr Siddiqui, Dr., Reforms in Urdu Script (Karachi: Urdu Press, October 1923) pp. 582-583

5.The Common Language of India, Afaad-i Saleem, by Wahiduddin Saleem Panipati (Syed Ashraf Hyderabadi) p.31

6.Naqosh-i Soleimani by Syed Sulaiman Nadvi ((Azamgarh: Ma'arif Press, third edition, 1980) p.92

7. Abu Muhammad Sahar, Dr., Urdu Script, and Spelling: A Trial, p.70

8.Report of the Third All India Anjuman Development Urdu Conference (Nagpur: January 19, 20, 21, 1944) pp. 127-128

9.Masood Hussain Khan, Dr., An Outline of Urdu Phonetics Including Linguistic Research in Urdu by Dr. Abdul Sattar Dalvi (Bombay: Cockle and Company Oriental Booksellers and Publishers, 1971) p.9

10. Gian Chand, Ph.D., Linguistic Studies (Delhi: Development Urdu Board, Union Ministry of Education, Government of India, 1973) p.147

11.Syed Masood Hasan Rizvi Adib, Urdu language and its script (Lucknow University: June 21, 1948) p. 21

12.Shaukat Sabzwari, Dr., Urdu Linguistics (Karachi: School of Creative Literature, 1966) p.84

13.Abdul Sattar Dalvi, Dr. (Compiler), Linguistic Research in Urdu (Bombay: Kockel and Company Oriental Booksellers and Publishers, 1971) p.2

14.Abul Laith Siddiqui, Dr., Literature and Philosophy (Karachi: Urdu Academy Sindh, 1970) pp. 347-348

15.Gopichand Narang, Dr., Urdu Language and Linguistics (Lahore: Singh Publications, 2007) pp. 131-130.

16.Syed Muhammad Salim, Professor, The Comprehensiveness of Urdu Script, Contents of Selections of Urdu Nama, Volume I, edited by Dr. Moinuddin Aqeel (Islamabad: Moqtadra Qaumi Language, 1988) p. 253

17.Muhammad Naeem Khayali, The International Status of Urdu (Qazipura, Bahraich, UP India: Institute of Linguistics, 1982) pp. 237-238

18. Abu Muhammad Sahar, Dr., Urdu Script and Spelling: A Trial, pp. 91-92.18

19.Wahid-ul-Zaman, Qasmi Kiranwi, Maulana, Al-Qamoos Al-Wahid) Lahore: Islamiat Institute, 2001 (p. 1062(

20.Hafeez-ud-Din, Gilchrist's essay Tariq-e-Imla, including, "Urdu Amla and Awqaf Moroz" written by Dr. Gohar Nowshahi (Islamabad: Muqtadra Qaumi Language, 1986) (p. 241-239)

21.Brij Mohan Pandit Dattatreya Kifi, Kifia (Lahore: Moin-ul-Adab School, Urdu Bazar, 1950) pp. 346-348

22.Abdul Rehman, Maulawi, quoted by Abu Muhammad Sahar, Dr., Urdu Script, and Spelling: A Trial (Bhopal Nagar: Library of Literature, 1999) pp. 152-157.Abdul Haq, 23. Maulvi, Urdu Rules (Lahore: Lahore Academy, S.N.) pp. 30-36

24. Rashid Hasan Khan, Urdu Spelling (Lahore: Majlis Traqhi Adab, 2007) pp. 514-54

25.Ghulam Mustafa Khan, Dr., Jami Al-Qasa'a, part of syntax (Lahore: Urdu Science Board, 2003) p. 180

26.Dr. Abd al-Sadiqi, Dr. Reforms in Urdu script, including Urdu and script: selected articles by Shima Majid (Islamabad: Moqtadra Qaumi Language, 1989) pp. 193-200

27.Abdulstar Siddiqui, Dr., Suggestions for Urdu-Arab Pardar-ul-Tarjama Hyderabad, Including Urdu Spelling and Punctuation Dr. Gohar Nowshahi (Islamabad, Moqtadara National Language) pp. 251-262

28.Ghulam Rasool, Maulvi, Urdu Amla, Series of Publications of the Institute of Urdu Literature, No. 267 (Char Kaman, Hyderabad: National Fine Printing Press, 1960) pp. 12-10.

29.Abdul Ghaffar Madholi, The Easy Method of Urdumala (New Delhi: Jamia Millia Islamia, 1963) pp. 21-25

30.Syed Abdullah, Dr., Urdu Encyclopaedia and Decisions of Islam, including Urdu spelling and punctuation marks, edited by Dr. Gohar Nowshahi, p. 290

31.Raees Amrohavi, First Editor) Urdu Dictionary on Historical Principle (Volume I (Karachi: Development Urdu Board, 1977) p.ص

32. Shan-ul-Haq Haqi, Farhang-e-Zanz (Islamabad: Muqtadra Qaumi Language, 2002) قp

33.Jameel Jalbi, Dr., The Problem of Arabs in Urdu, Printed Monthly Akhbar Urdu (Islamabad: Moqtadra Qaumi Language, April 1989) p. 11

34.Farman Fatehpuri, Dr., Arabs problem in Urdu (Criticism and serial discussion, published monthly Akhbar-e-Urdu (Islamabad: Moqtadra Qaumi Language, April 1989) p. 7.9

35.Ejaz Rahi (compiled), recommendations of spelling and punctuation marks, published monthly Akhbar-e-Urdu (Islamabad: Moqtadra Qaumi Language, March 1999) p.9

36.Gopichand Narang, Dr. (Compiler), Amla Nama (Recommendations of Amla Committee, Development Urdu Board of India (Qalandabad Abbottabad: Sarhad Urdu Academy, 1992) p. 101-98)

37.Tahir Farooqui, Professor, Our Language. Discussions and Issues (Karachi: Association for the Development of Urdu Pakistan, 1996) p.82

38. Gopichand Narang, Dr., Urdu Language and Linguistics, p. 128